اور غیر مقلدوں کی مُہروں کی کثرت خود ایک دلیل و تمسک بس مختصر میں ان سب کی مفصل تحریر سے غالباً یہ ورق ایک سو جزو سے
زیادہ ہو جاوے و بہتر حکماً مصلحتاً کا مرتب ہونا کاش نہ ہی بحث پر جیسا کہ فرید کوٹ میں ہوا - اور آخر انصاف یہاں ہی ہوتا —
یا ٹونک میں جیسے انکی گت ہوئی چنانچہ مختصر محضر ٹونک نمبر ذیل میں ہے - افسوس نہ ہوتا - اب اگر یہ کہا جاوے کہ آزادی کے خلاف بد انجام
مستقل سلطنت کی آڑ سے یہ امر ہوا - یا اور امر جس سے صد ہا برس کے متفقہ مذہب میں فتور پڑا ہو بیجا - ملکوں میں یہ بلا پہیل رہی ہے
کسی گروہ کے خلاف کے سوا انہوں چنانچہ ریہ ہت وغیرہ قسمت کی جلد کہ کشف الحجاب میں تحریف کو کام فرما کر منشی صاحب کو ناراض کر دیا
عمل بہ یہ اور درست خود عمل بالحدیث کی شاہد ہے مقلد ایسے ڈرپوک اور سرد کہ کبھی کسی نے بڑی ہمت کی گفتگو کا پیغام دیدیا جسکا جواب نہ ملا
رسالہ لکھا اور چھپوا دیا جسپر ادنے ادنے غیر مقلدین بے سمجھے بوجھے کاغذ کو کالا کر دیا غیر مقلد ایسے دلیر کہ جدہر چاہیں طوفان اٹھا دیں
جدہر چاہیں ٹوک جھوک - چنانچہ ایک رسالہ سہارنپور میں بچشم خود دیکھا گیا جسمیں جناب سقراط زمان مجمع اخلاق مولوی حکیم عبد المجید خانصاحب
خلف اکبر علامۃ العصر ارسطو دوران جناب حکیم محمود خان صاحب دہلوی کے ساتھہ چھیڑ چھاڑ چہا بری تھی علی ہذا بزرگ کو تا وقتیکہ وہ ثبوت تقلید
مجتہد کرکے چھپوا کے اپنا ساتھی غیر مقلد مشہور کر دیتے ہیں جھوٹ گویا سچ کی جگہ ان سبکا شعار ہے سبب یہ کہ اکثر سرکاری مخبر انکے
مقلد دوسرے صدیق حسن خان نامی شوہر رئیسہ بھوپال تخریب مذہب کے لئے ایک رقم کثیر سے معاون اور بستی وغیرہ کہانے والے تجار
خادم و ساتھی ور خیر یہ تو جیسے بے پر کے اوڑیں اور سے خلقت دیکھے فقط ✤ مفصل آئندہ انشاء اللہ

فہرست مطالب رسالہ شواہد الحق

التماس

چند در چند عوارض کی وجہ سے یہ مسائل ہر جگہ مُہر کو نہیں بھیجے گئے اب سب جگہ ارسال خدمت کر
مکلف کہ جو علماء ان مسائل کی موافقت فرما کر بعد ثبت مواہیر و دستخط یہ رسالہ واپس فرمائینگے
بہت شکر گذار احسانمند ہونگے بلکہ ادای شکریہ کے سوا ساتھہ کا اور رسالہ ارسال خدمت کرینگے
اور تحقیق الجمیل رد غیر مقلدین مصنفہ سید و مولای حضرت محمد جمال الدین صاحب
دہلوی دستبرکا نہم کم و بیش تقریباً سات جزو کی چھپنے کے بعد غالباً نذر
خدام عالیمقام کیجاوے گی فقط ملتمسہ محمد بیگ مہتمم مطبع [illegible]

فہرست مضامین تحقیق الجمیل خطبہ مشتمل بر وجہ تسمیہ تالیف کتاب
ثبوت تقلید وجوب تقلید ائمہ اربعہ مناسبہ فضائل حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
مسائل رسالہ ہذا فقط

مثنی نمونہ اخباری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علمائے حنفیہ سے بفحوائے فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ سوال ہے کہ زید ناف کے اوپر ہاتھ باندھنے اور بکر زیر ناف سنت بتاتا ہے اور خالد سینہ پر اور عمرو زیر سینہ اور موٰلی کہتا ہے کہ فوق و تحت سُرہ دونوں منقول ہیں لہذا وہ ان کا توسط یعنی وسط ناف میں ہاتھ باندھنے چاہئیں تا بین بین رہیں اب کونسا قول صواب و اقوی والعمل ہے فقط

بَيِّنُوْا تُوْجَرُوْا

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّفَهْمًا

اما بعد عرض کرتا ہے فقیر المذنب العاصی حکیم محمد جمال الدین بلوی عفی عنہ کہ عقلاً اور نقلاً ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے سنت ہیں چنانچہ شرح شیخ عبد الحق محدث اور ابو داؤد اور ہدایہ اور کفایہ اور نہایہ اور عنایہ اور بحر الرائق اور کافی وغیرہم بہت کتب احادیث و فقہ اسکی سنیت پر باتفاق لکھنے والے ہیں اور قدوری میں لکھا ہے ویعتمد بیدہ الیمنی علی الیسری ویضعہما تحت السرۃ لانہ قال صلی اللہ علیہ وسلم ان من السنۃ الشمال تحت الیمنی تحت السرۃ اور کنز الدقائق اور ملتقی الابحر میں ہے ومنہا رفع الیدین للتحریمۃ ونشر اصابعہ وجہر الامام بالتکبیر والثناء والتعوذ والتامین سرا ووضع یمینہ علی یسارہ تحت السرۃ انتہی اور معدن الحقائق شرح کنز الدقائق میں مرقوم ہے ووضع یمینہ علی یسارہ عندنا وعند مالک ارسال الیدین

تحت سرۃ عندنا وعند الشافعی تحت صدرہ ۱۱ کذا فی الخلاصۃ الخزانیہ وہو قول احمد رحمۃ اللہ علیہ

انتہی اور یہ ظاہر و باہر ہے کہ گفتگو مذہب حنفی میں ہے۔ کیونکہ سوال حنفیہ سے ہوا ہے

و فی المستخلص علی کنز الدقایق و وضع یمینہ علی یسارہ تحت السرۃ ای من سنن

الصلوۃ وضع یمینہ علی یسارہ تحت السرۃ انتہی اور بحر الرائق اور مستخلص میں ہے وعن النبی

ح ۲

صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلث من سنن المرسلین تعجیل الافطار وتاخیر السحور ووضع الیمین

علی الشمال تحت السرۃ اس آگے مستخلص میں ہے وہذا مذہبنا اور شرح وقایہ میں بھی یہی مضمون ہے

و وضع یمینہ علی شمالہ تحت السرۃ اور حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب

مالابد منہ میں لکھا ہے کہ نماز بر وجہ سنت آنست کہ اذان گفتہ شود و نزد حی علی الصلاح امام برخیزد

و نزد قد قامت الصلوۃ تکبیر گوید و نیت کند و ہر دو دست تا نرمۂ گوش بردارد و مقتدی بعد تکبیر امام

تکبیر گوید و دست راست بر دست چپ زیر ناف بنہد نزد ابی حنیفہ رح و زن ہر دو دست تا دوش بردارد

بالائے سینہ دست بر دست نہد انتہی اور اسکی سنیت پر دلیل پکڑی ہے قولی و فعلی حدیث رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ

ح ۳

صلی اللہ علیہ وسلم من السنۃ فی الصلوۃ وضع الکف علی الکف تحت السرۃ

رواہ ابو داؤد واحمد ودارقطنی وبیہقی کذا فی البرہان والتمنی ومراد از سنت در قول

صحابی سنت رسول می باشد انتہی فی الاکسیر الکبیر ونظام الاسلام میں ان من السنۃ فی الصلوۃ کی جگہ

صرف السنۃ لکھا ہے باقی بدستور ہے وقال ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وضع الکف علی الکف

ح ۴

تحت السرۃ رواہ ابو داؤد یعنی کہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رکھی جاویں ہتھیلیاں

اوپر ہتھیلیوں کے نیچے ناف کے روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وعن وائل بن حجر قال رایت النبی صلعم

وضع یمینہ علی شمالہ فی الصلوۃ تحت السرۃ یعنی کہا وائل ابن حجر نے دیکھا میں نے آنحضرت صلعم کو کہ رکھا

باندھنا ہاتھ اوپر ناف کے باندہیں نیچے ناف کے روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے
اور یہ حدیث صحیح ہے اوپر شرط مسلم کے و عن ابی جحیفة رضی قال علی من السنة
الصلوٰة وضع الایدی تحت السرة وفی روایة من السنة وضع الکف علی الکف
تحت السرة رواه ابوبکر بن ابی شیبہ یعنی کہا حضرت علیؓ نے سنت سے ہے
رکھنا ہاتھوں کا نیچے ناف کے یہ دونوں روائتیں بسبب مخالفت قیاس و بمقتضائے
حدیث علیکم بسنتی وسنة الخلفاء کی مرفوع حدیث کے حکم میں ہیں کما تقرر غیر مرة وقال محمد
یجعلهما تحت السرة یعنی رکھی دونوں ہاتھوں کو نیچے ناف کے روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے
اور صاحب درمختار لکھتے ہیں ووضع الرجل یمینه علی یساره تحت سرته اخذا رسغها
بخنصره وابهامه هو المختار اسکی سوا منیة المصلی میں ہے **فصل فی السنن** اولها
الاذان ورفع الیدین ونشر الاصابع وجهر الامام بالتکبیر والثناء والتعوذ
والتسمیة والتامین والاخفاء بهن اماما او مقتدیا ووضع الیمین علی الشمال
والوضع تحت السرة للرجل وعلی الصدر للمرأة انتهی وفی الصغیرة والکبیرة
ویضعهما الرجل تحت السرة انتهی وفی الهدایة ویعتمد بیمینه الیمنی علی الیسری
تحت السرة لقوله علیه السلام ان من الصلوٰة وضع الیمین علی الشمال تحت السرة
وهو حجة علی مالک رح فی الارسال وعلی الشافعی فی الوضع علی الصدر نقلا
ولان الوضع تحت السرة اقرب الی التعظیم وهو المقصود عقلا
انتهی تیسیر الاصول کی (۲۱۶) صفحہ میں یہ حدیث ہے عن ابی جحیفة ان علیا رضی
قال السنة وضع الکف فی الصلوٰة ویضعهما تحت السرة اخرجه رزین نیز
بقول امام نووی رح تحت السرة میں عاجزی اور انکساری بدرجہ اولی پائی جاتی ہے

ح ۵ — ح ۶ — ح ۷ — ح ۸

کیونکہ ارسال الیدین اور علی الصدر وغیرہما کا توسط ہے اور یہ نسبت اور صورتوں کے
بقدر وسعت اس مین تکلف اور محافظت بھی معلوم ہوتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم
حررہ الفقیر المسکین العاصی محمد جمال الدین دہلوی عفی عنہ ۱۲ ۹۱

و چونکہ نمبر ۲ سے پانچوین صورت کا سہواً جواب رہگیا تہا سائل کے یاد دلانے سے اب
اوسکا جواب لکہا ہون اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

اخبار متکاثرہ سے جب سنیت تحت السرۃ پایۂ اثبات کو پہونچی اور روایت و درایت سے
اس کے مسنون ہونے مین شک وشبہ نرہا تو اب یہ تامل ہوا کہ یہ سنن زوائد مین ہے
یا ہدی مین اسکا جواب یہ ہے کہ سنن زائد عادۃً ہوتی ہے نہ عبادۃً اور جب نماز مغز
عبادت ہے اس مین کسی فاضل و زائد فعل کا کیا ذکر پہر جو اسکو ہلکا اور غیر ضروری
جانے وہ مضمون صغیری شرح منیۃ المصلی لو ترک السنۃ الفجر وغیرھا من المؤکدۃ
قیل یاثم وقیل لا یاثم ولکن تفوتہ الدرجات والثواب ویستحق الملامۃ ھذا
ان راھا حقا ولم یستخف بہا والا یکفر ۱۲ آپ کا فرنتاہے چنانچہ مشکوۃ شریف مین
ایک حدیث صاف اسکی تائید کرتی ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ لعنتہم ولعنہم اللہ وکل نبی یجاب یہان پانچ
ادہر کہکر چہٹی لکہا ہے والتارک لسنتی رواہ البیہقی فی المدخل ورزین فی کتابہ اس
والتارک لسنتی کی شرح مین ملا علی قاری رح نے لکہا ہے تکاسلا او اعراضا او استخفافا
کافی اور شیخ عبدالحق محدث رح نے لکہا ہے ششم از ان کس کہ لعنت کردہ ایشان را
خدا و رسول خدا ترک کنندہ سنت منست وارتکاب کنندہ بدعت ترک سنت اگر بطریق استخفاف است
کفرست ولعنت محمول بر حقیقت وگر بطریق تقصیر و تکاسل بود معصیت ولعنت محمول

بیز حرو ضرت دوری انتقام قریب عزت ست انتہی یہہ جو ہر بحث و گفتگو ہے +
اسیکی شان میں ہے ایکریمہ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ +
مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ +
وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ +
اُولُوا الْاَلْبَابِ قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاذا رایت ای بالکسر و بالفتح التاء و عند مسلم رأیتم الذین یتبعون
ما تشابہ منہ الآیہ فاولئک الذین سماہم اللہ فاحذروہم متفق علیہ
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان
دجالون کذابون یاتیکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم
فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواہ مسلم شیخ عبد الحق محدث
دہلوی رح نے اسکا ترجمہ کیا ہے پیدا شوند در آخر زمان تلبیس کنندگان دروغ گویان
یعنی جماعہ باشند کہ خود را بمکر و تلبیس در صورت علما و مشائخ و صلحا و از اہل نصیحت و صلاح نمایند
تا دروغہاے خود را ترویج دہند و مردم را بمذہب باطلہ و آرای فاسدہ بخوانند دجال
مشتق از دجل ست یعنی خلط و تلبیس می آرند شمارا از احادیث انچہ نشنیدہ اید شما و نہ
پدران شما یعنی بہتان و افترا و مراد باحادیث یا احادیث پیغمبر ست صلعم یا عام تر از آن تلبیس کنند بر
مردم نیز تلبیس دور دارید خود را از ایشان و دور دارید ایشان را از خود تا گمراہ نکردانند ایشان
شمارا و در فتنہ و بلا نیندازند شمارا مقصود تحفظ و احتیاط ست در گرفتن دین و احتراز و پرہیز
از صحبت ارباب بدعت و مخالطت ایشان خصوصا آنہا کہ دعوت کنند و تلبیس نمایند

مثنوی	چون بسی ابلیس آدم روی ہست (ای ابلیسا)	پس بہر دستی نشاید داد دست	

ج
ج ۱۱

حرف درویشان بدزدو مرد دون	تا بخواند بر سلیمے آن فسون
ذاکر صیاد آرد بانگ صفیر	تا فریبد مرغ را آن مرغ گیر
کار مردان روشنی و گرمی ست	کار دونان حیلہ و بی شرمی ست

اور اسی مضمون کی حدیث کتاب مجمع الزوائد فی الباب ماجاء فی الکذابین مین ہے کتاب کتب احادیث کا مجموعہ ہے جیساکہ جامع الاصول چھہ کتب احادیث کا مجموعہ ہے ویسی ہی کتاب مجمع الزوائد ان کتابون کے سوا اور کتب حدیث کا جو بڑے معتمد ہین انکا مجموعہ ہے جیسے طبرانی اور بیہقی اور طحاوی وغیرہ وہو ہذا عن عبد اللہ بن عمرو ی الطبرانی انہ قال واللہ لقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیکونن بین یدی الساعۃ الدجال وبین یدی الدجال کذابون ثلاثون او اکثر قلنا ما آیاتہم قال ان یاتوکم بسنۃ لم تکونوا علیہا لیغیروا بہا سنتکم ودینکم فاذا رأیتموہم فاجتنبوہم وعادوہم یعنی طبرانی نے روایت کی ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا اونہون نے قسم خدا کی ہے کہ بیشک مینے سنا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کہ بیشک پیدا ہوگا نزدیک قیامت کی دجال اور پہلے اوس سے ایک قوم جہوٹی تیس بلکہ زیادہ ہم صحابیون نے حضرت سے پوچہا کہ اون گروہ کی کیا علامتین ہین فرمایا حضرت نے کہ سکہلاویگی وہ قوم کذاب تم سب کو ایک سنت کہ تم سب اوس سنت کو عمل نہین کرتے تہے یعنی ایک نئی بات کو سنت کہکر تمکو بتلاویگی یا حقیقت مین سنت ہو لیکن تم اوسکو نہین کرتے تہے بلکہ دوسری سنت کو عمل کرتے تہے تو وہ قوم کذاب اوس نئی سنت کو تمکو سکہلادینگے تاکہ جس سنت کو تم عمل کرتے تہے اوسکو تغیر وتبدیل کرین اور تمہاری مذہب کو بہی تغیر وتبدیل دیوین پس جب تم اون قوم کذاب کو دیکہو تب اونسی کنارہ کرو دور رہو اور اون

گروہ کو دین کا دشمن جانو اور اوس سے دشمنی رکھو تھے اور یہ فائدہ ہے کہ جس کے حکم
انجام میں جسقدر نعمت مرتب ہوتی ہے اوسی قدر اوسکے ترک سے استحقاق مصیبت
و عقوبت مثلاً چوکیدار اسی کام کو مامور ہے کہ چور کو پکڑے پھر جب چور اوسکی غفلت سے
بھاگ جاتا ہے چوکیدار موقوف ہو جاتا ہے اور اگر چور سے ساز کر کر اوسے بھگا دیتا
تو سزا پاتا ہے جو چوکیدار سعی کرتا ہے اور چور پر قابو نہیں پاتا اتفاقیہ چور نکل گیا وہ چوکیدار
معذور ہے جو چور کو پکڑ لیتا ہے ترقی پاتا ہے بڑی تنخواہ و عہدہ پر مقرر کیا جاتا ہے
علی ہذا القیاس اسی طرح جیسے ادا سے سنت میں اجر ثواب و فوائد بیشمار ہیں
ایسی ہی اسکے ترک میں ضرر و مفاسد صدہا ہزار ہیں اگر یہ شبہہ کہ علی الصدر وغیرہ بھی تو سنت ہے
پھر کیوں نہیں ہو سکتا کہ گاہے اوس پر عمل ہو اور گاہے اوس پر تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ امر
داخل تلفیق ہے جو باجماع باطل ہے صحابہ اور تابعین سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ شخص
واحد نے کبھی کسی بات پر عمل کیا ہو اور کبھی کسی پر علاوہ اس کے یہ بھی ایک دھوکہ ہے
کیونکہ فرض و سنت وغیرہ تو ائمہ دین کے اقوال سے ظاہر ہوئے ہیں چنانچہ امام احمد
بن حنبل رح ایک نماز کے عمداً تارک کو کافر فرماتے ہیں اور امام اعظم رح نے دوام حبس
کرنے کو فرمایا ہے اور امام شافعی رح نے فی الفور اوسکے قتل کا حکم دیا ہے اب کونسا حکم
خلاف کہا جاوے اور ایسی ہی جماعت کو کسی نے فرض عین کسی نے فرض کفایہ کسی نے واجب
کسی نے سنت کہا ہے بہر حال ایک ہی قول پر عمل ہوگا گو اور احکام بھی صحیح مگر جب اس کی
قابلیت تک بھی اپنی رسائی نہیں پھر دعوے ہم عمل حدیث ناروا نہیں تو کیا۔
امام مالک صاحب رح کے ہاں گھٹنے کھلے نماز ہو جاتی ہے اور امام اعظم صاحب رح
کے ہاں گھٹنے داخل ستر فرض ہیں پس آمین سوا اسکے کہ خود چاہے اور نفس آسانی

متصور ہو کچھ نظر نہین آتا کیونکہ وقت پر جسطرف میلان طبع ہوا وہی کرلیا اتباع
جسکا نام ہے وہ رہا بلکہ شتر بے مہار بنا پڑا امام شافعی صاحب رح شطرنج کو
مباح فرماتے ہین اور امام اعظم صاحب رح کے ہان حرام تو اب ضرور ہوا کہ جو چاہے شطرنج
کھیلنے لگے اور اسی قیاس پر حرام و حلال وغیرہ اور جو وسط ناف پر دونون حد شوقی
اصلاح و توسط کو فتوی فرماوے وہ مجتہد و بغیر ہی سبقت لیگیا - اور دخل بشارت
حدیث عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلعم من احدث فی امرنا
ھذا ما لیس منہ فھو رد متفق علیہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح نے اسکی
شرح کی ہے کہ کسیکہ نو پیدا کرد در دین ما کہ این دین روشن و ہویداست چیزیرا کہ
نیست از ین دین یعنی احداث کرد چیزے کہ نیست در کتاب و سنت صریحا و نہ مستنبط
از وے و نہ حکم کرد بصحت وے کتاب پس شامل شد اجماع و قیاس را و مراد
چیزیست کہ مخالف و مخیر آن باشد پس آن چیز یا آن کس باطل و مردود ست و عن
ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ شبرا
فقد خلع ربقۃ الاسلام عن عنقہ رواہ احمد و ابو داؤد کی ہے

واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب فقط
حررہ الفقیر المسکین العاصی سیدنا محمد جمال الدین دہلوی

ہاتھ باندھنا ناف کے نیچے مذہب حنفیہ مین سنت ہے جو کوئی تحت السرہ کی حدیث ضعیف کہے وہ اس سے قوی حدیث فوق السرہ یا تحت الصدر یا فوق الصدر کی بیان کرے والا ہر زہ گوئی چھوڑ دے
کتبہ العبد المذنب عبد الرحمن پانی پتی عفی عنہ

۱۲ اہ جا	یہ جواب بنا بر حلی المذہب الحنفی کما صرح المجیب صحیح و درست ہے کتبہ احمد علی عفی عنہ	الجواب صحیح رشید احمد گنگوہی عفی عنہ	امنا من اجاب احقر العباد رحیم بخش عفی عنہ پانی پتی
احمد علی کامل			

و وضع الیدین تحت السرۃ صحیح ثابت من السنۃ عند علمائنا رحمہم اللہ

حسبنا اللہ — مہر مولوی محمد کرامت اللہ عفی عنہ دہلوی

محمد عبد اللہ عفی عنہ — مہر مولوی محمد اسمعیل صاحب

الجواب صحیح — محمد نور اللہ عفی عنہ ساکن ...

مہر مولوی محمد عبد ... صاحب ... دہلوی

صح الجواب — محمد احسن الصدیقی النانوتوی

محمد اسمعیل عفی عنہ ۱۲۹۲

ہذا الجواب صحیح — فقیر محمد یوسف ساکن جھنجھانہ

الجواب صحیح محمد یعقوب نانوتوی عفی عنہ

الجواب صحیح والمجیب مصیب — فتح محمد نانوتوی عفی عنہ

للہ در القائل حیث حررہ المسکین محمد حافظ الدین اضاف اللہ خیر حفظہ

میگوید احقر العباد شیخ محمد فاروقی النسبا و تھانوی وطنا اسحاقی ملزا و سندا عفی عنہ این جواب صحیح ست وموافق ومطابق مذہب حنفی ست چراکہ مذہب حنفی دست بستن زیر ناف بحالت قیام نماز مسنون ست واین روایت حدیث کہ بدان ثبوت این امر ست در کتاب بیہقی ہم ست کہ بچشم خود در کتاب مذکور دیدہ شد وتکفیر مذکور بانکار اینقسم امور مختلفہ بین الائمۃ الاربعۃ بہم اختلاف ست پس باید دانست کہ در مسئلہ کہ کفر اختلافی باشد نزد آن مذہب داخل اشد کبیرۃ خواہد شد وبجہت انکار اصل سنت ویا تہاون بدان کہ مذہب ست ومسئلہ عقائد ست کہ کفر لازم می آید آن متعلق ست بنیت القائل الحاصل مجیب مسئلہ نقل صحیح کردہ چنانچہ وتفاظا این ہم روایات از سلف منقول گشتہ غرضکہ ازین قسم حلف باید فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم — المرقوم ۱۲ ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۲ ہجری قدسی روز چہارشنبہ

تقلید شخصی تعیین ہر کدام امام کہ باشد واجب ست وضرور ورنہ تلفیق وتخلیط لازم می آید آن باطل ست

فی الواقع نماز مین ہاتھ باندھنے زیر ناف کے قطع نظر اقوال فقہا کے احادیث سے ثابت ہے اور سینہ پر یا زیر سینہ کے باندھنے مین کوئی حدیث صحیح بھی صحاح ستہ مین نہین ملتی حالانکہ اصحاب صحاح مذہب شافعی پر ہین اور ہر مسئلہ مین مذہب شافعی کو ترجیح دینے مین

نعم وضع اليمنى على اليد اليسرى تحت السرة هو مقتضى الرواية ونتيجة الدراية والله تعالى اعلم بالصواب
ومنه المبدء واليه المآب

بیشبہ ہاتھ باندھنا نماز مین زیر ناف حنفیہ کے نزدیک ثابت ہے

علاء الدین احمد احمدی عفی عنہ رامپوری

احمدی علاء الدین احمد

الراقم محمد عنایت اللہ رامپوری عفی عنہ ۱۲

وضع اليمنى على اليسرى تحت السرة في الصلوة مسنون والله اعلم وعلمه اتم

رشید علی عفی عنہ رامپوری

ہذا صحیح محمود عالم رامپوری

بسم الله الرحمن الرحيم اقول وبالله سبحانه التوفيق وبيده ازمة التحقيق پہلے جاننا چاہیے
کہ مخالفت ائمہ اربعہ کی باطل ہے اور جو شخص مخالفت کرے ائمہ اربعہ کی وہ مخالف ہے اجماع امت کا
قال في التحرير انعقد الاجماع على عدم العمل بالمذاهب المخالفة للائمة الاربعة تفسیر مظہری مین قاضی ثناء اللہ صاحب
پانی پتی فرماتے ہین قد انعقد الاجماع المركب على بطلان قول يخالف كلهم اشباہ والنظائر مین
من خالف الائمة الاربعة فهو مخالف للاجماع اور اقوال ائمہ اربعہ کی دربارہ محل وضع
یدین فی الصلوۃ تین ہین ایک تحت سرہ امام اعظم صاحب کے نزدیک اور ایک روایت مین
جو مشہور ہے نزدیک امام احمد کی دوسری تحت الصدر امام شافعی کے نزدیک اور ایک
روایت مین امام مالک سے تیسری علی الصدر ایضا عند الشافعی اور ایک روایت مین امام مالک
اور احمد سے کما قال العارف الشعرانی فی المیزان ثم اختلفوا في محل وضع اليدين
فقال ابو حنيفة تحت السرة وقال مالك والشافعي تحت صدره فوق سرته وعن احمد روايتان
اشهرهما كمذهب ابي حنيفة واختارها الخرقي انتهى وقال العلامة الحلبي في شرح المنية ويضعهما
اي اليدين تحت السرة وعند الشافعي على الصدر وهو رواية عن مالك واحمد بس جو شخص قائل ہے
قول رابع کا وہ مخالف ہے اجماع امت کی بس قول اوسکا باطل ہے باطل ہے اب باقی رہا قول زید
وبکر وخالد وعمرو کا اوسکی نسبت استفسار سائل کہ کونسا قول واجب القبول والعمل ہے اسکا جواب
یہ ہے کہ حنفیہ یعنی مقلدین امام ابو حنیفہ کیواسطے انکا قول واجب القبول والعمل ہے اور یہہ جواب
یہ امر موقوف ہے اوپر ایک مقدمہ کی کہ وہ مان لینا وجوب تقلید شخصی کا ہے

کو جو کہ مقدمہ سب سے محل مین ثابت اور مبرہن ہو چکا ہے اور بھی متفق علیہ جمہور
اہل سنت اور مجمع علیہ کافہ علماء امت کا ہے یہہ بات کہ ماخذ احکام امور دینیہ کے
نہین ہین مگر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت اور قیاس مسائل اجتہادیہ
مین اسواسطے مجکو اس سے تعرض کی یہان حاجت نہین اور بھی خوف اطناب سے زیادہ
تحریر رخصت نہین واللہ سبحانہ الموفق للہدی والصواب حررہ الفقیر ابو الذکا محمد سلامت اللہ عفی عنہ
الرامپوری

محمد سلامت اللہ
ابو الذکا سراج الدین

فتوی برائے استفتاء سکنائی گھرونڈہ ضلع کرنال

سوال کیا فرماتے ہین علماء دین ومفتیان شرع متین کہ زید آمین تو پکار کر نہین
پڑھتا مگر مولوی محمد نذیر حسین دہلوی کا نہایت مداح ہے یہان تک کہ جو اشتہار
دربارہ گرفتاری اونکی کے مکہ معظمہ مین مشتہر ہوا تہا اوسنے اوسکو پہاڑ ڈالا اور حنفیون کو
اور غیر مقلدون کے برا کہنے والے کو برا جانتا ہے پس ایسے شخص کے پیچھے نماز درست
ہے یا نہین فقط بینوا توجروا

الجواب

جو مولوی نذیر حسین کا مداح ہے بیشک وہ غیر مقلد ہے اوسکی امامت درست نہین
اول تو ان لوگونکی عقائد واعمال وہ ہین جو جامع شواہد مین لکھی ہین جس سے اونکا فاسق
مبتدع ہونا معلوم ہوتا ہے دوسرے یہ فرقہ متعصب کر کے خواہ مخواہ اعمال
مخالفہ حنفیون کی کرتے ہین بہت سے افعال ایسے ہین کہ اوس سے نماز فاسد
ہوتی ہین عند الحنفیہ تو ایسے شخص کو امام بنانا ہمین اپنی نماز کا خراب کرنا ہے
لہذا ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑہے واللہ تعالی اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

خلاصہ محضر ٹونک در اخراج غیر مقلدین — بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جمیع مسلمانان ریاست ٹونک التماس ہے اس بارہ مین کہ جو مسمی
امیر خان بساطی غیر مقلد نے امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے شان مین کچھ کلمہ
بے ادبانہ روبروے مولوی محمد یار خان صاحب ساکن نہبر کے بیان کئے تھے
اور مولوی صاحب موصوف اوسکو مانع ہوئے تھے مگر وہ اپنی زبان
درازی سے باز نہ آیا رفتہ رفتہ یہ خبر پیشگاہ جناب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب
بہادر والی ریاست ٹونک کے پہونچی نواب صاحب بہادر نے
اوسکو بلا کر اپنے روبرو ایک شخص سے بدرجۂ غایت پٹوایا اور شہر سے نکلوا دیا
اور دوکان بساط خانہ کی نیلام کرادی اور عام حکم شہر مین جاری کرادیا کہ جو
شخص غیر مقلد بنکر میرے شہر مین رہیگا اوسکو علاوہ نکلوا دینے
شہر کے سزا بھی سخت دلوادونگا بر طبق اس کے جسقدر غیر مقلد ٹونک کے
رہنے والون مین تھے سب نے اقرار اس امر کا کیا کہ ہم سب لوگ مذہب حنفیہ
رکھینگے اور کبھی مرتکب ایسی قصور کے نہونگے اور بصورت عہد شکنی سرکار کو
اختیار ہے جو چاہے ہمکو سزا دے - جو صاحب اس معاملہ سے واقفیت
رکھتے ہون اپنی اپنی مہر اور دستخط سے مزین فرماوین فقط

العبد — العبد — العبد — العبد

عبد الرحیم خان میجر — سید حسین علی منتظم کارخانہ — خان بہادر خان — لیین خان صاحب رسالدار — ابو سعید خان جمعدار

العبد — العبد

محمد حسام الدین محرر محکمہ صدارت — حافظ محمد خان — شیخ عبد الحکیم

العبد — العبد — العبد

بہوری خان — علی حسین تحویلدار — علی رضا صاحب رسالدار — فقیر محمد جمعدار

سوار رسالہ — العبد — العبد

خاں — مولوی عبد الرحمن — محمد احسن